سورۃ الرّعد

Chapter 13

Lightning which only thunders

آیات 43

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

الٓمّٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ ؕ وَالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ الۡحَقُّ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱﴾

1-ال م ر یعنی اللہ علیم حکیم رحیم یعنی اللہ وہ جو لامحدود علم کا مالک ہے اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست و نادرست کی اٹل حدوں کی بنیاد پر فیصلے کرنے والا ہے اور سنورنے والوں کی بتدریج مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (یہ اس کا فرمان ہے کہ) یہ آیات یعنی یہ احکام وقوانین و سچائیاں اس ضابطۂ حیات کی ہیں جسے (اے محمدؐ) تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے جو مکمل سچ ہے لیکن اکثر انسان اسے تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہتے ہیں۔

اَللّٰہُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲﴾

2-(اور یہ قرآن اس کی طرف سے ہے جس) اللہ نے تم دیکھتے بھی ہو کہ آسمانوں کو کسی ستون کے بغیر بلند کر رکھا ہے اور پھر انہیں ایک مضبوط ضابطوں والی قوت کی بنیاد پر قائم کر رکھا ہے اور سورج و چاند کو اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے (سخر)۔ ہر ایک ایک طے شدہ مدت تک اپنے اپنے راستے پر چلا جا رہا ہے۔ (یہی اللہ ہے جس نے ساری کائنات کے) معاملات کو اپنی تدبیر کے مطابق (سرگرمِ عمل کر رکھا ہے اور اسی نے) آیات کو یعنی حقائق کے رازوں کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ (ایک دن) تمہیں اپنے رب سے ملنا ہے (جہاں تمہارے اعمال کی جوابدہی ہوگی)۔

وَہُوَ الَّذِیۡ مَدَّ الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَاَنۡہٰرًا ؕ وَمِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیۡہَا زَوۡجَیۡنِ اثۡنَیۡنِ یُغۡشِی الَّیۡلَ النَّہَارَ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۳﴾

3-اور (یہ بھی غور کرو کہ) یہ وہی اللہ ہے جس نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ بنا دیے اور ندیوں (کے سلسلے جاری کر دیے) اور اس میں تمام پھلوں کے دو دو قسم کے (اچھے اور نہ اچھے) جوڑے بنا دیے۔ (اور یہ وہی اللہ ہے جس نے

گردشوں کا ایسا نظام بنایا جو) رات سے دن کو ڈھانک لیتا ہے۔اور اگر تم تحقیق کرو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ جو قوم عقل و فکر سے کام لینے والی ہے تو اس کے لئے ان حقائق کے رازوں میں (بے حساب آگاہی ہے)۔

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

4-اور (پھر اس پر بھی غور کرو کہ) زمین کے قطعات ایک دوسرے سے قریب ہوتے ہیں (لیکن ان میں) کسی میں انگور کے باغ ہیں، کسی میں کھیتیاں ہیں اور کہیں کھجور کے درخت ہیں اور ان میں سے بعض ایک ہی جڑ سے پھوٹ کر الگ الگ ہو جاتے ہیں۔اور بعض الگ الگ جڑوں سے اگتے ہیں لیکن یہ سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں (مگر خوبیوں کے اعتبار سے یہ مختلف ہوتے ہیں)۔اس طرح ذائقے میں ہم ایک دوسرے پر برتری عطا کرتے ہیں۔اس میں کوئی شک وشبے والی بات ہی نہیں کہ جو قوم عقل سے کام لینے والی ہے تو اس کے لئے ان حقائق کے رازوں میں (بڑی آگاہی ہے)۔

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

5-اور (کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ کائنات کا یہ عظیم سلسلہ اپنے ضابطوں کے ساتھ سرگرمِ عمل ہے اور زمین اس قدر عدل کرنے والی ہے کہ ایک ہی مٹی اور ایک ہی پانی سے انگور سے انگور ہی پھوٹے گا اور کھجور کے بیج سے کھجور ہی نکلے گی اور کسی فصل کے بیج سے کسی دوسری الگ فصل کو پیدا نہیں کرتی۔اس قدر شفاف اور مکمل نظام کو دیکھنے کے باوجود جو لوگ انکار کرتے رہتے ہیں تو پھر) اگر تمہیں تعجب کرنا ہے تو تعجب کے قابل وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں! کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم از سرِ نو تخلیق کیے جائیں گے؟ (لیکن اس سے تو یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ) یہ وہ لوگ ہیں جو (ان ساری نشانیوں کے باوجود) اپنے پروردگار کو تسلیم کرنے سے انکار کیے رہتے ہیں (یعنی یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی عقلوں کو غور وفکر نہ کرنے والی ضد میں جکڑ رکھا ہے) اور یہی وہ لوگ ہیں جو (دوزخ) کی آگ والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

6-اور (ان لوگوں کے عقل استعمال نہ کرنے کا یہ عالم ہے کہ بجائے زندگی) کی حسین خوشگواریوں کے لئے تم سے

درخواست کرنے کے، یہ اس سے پہلے ہی تم سے جلد از جلد عذاب لانے کا تقاضا کرتے ہیں۔ حالانکہ ان سے پہلے (ایسی ہی باتوں کی وجہ سے قوموں کو عبرت ناک سزائیں مل چکی ہیں)۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے (کہ کئی بار مہلت کی وجہ سے) تمہارے نشو ونما دینے والے نے ایسے لوگوں کو بھی حفاظت میں لئے رکھا جو ظلم کرنے والے تھے، حالانکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ تمہارا رب انتہائی سخت سزا دینے والا ہے۔

ع 1 7 7

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝

7-اور وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کرکے سرکشی اختیار کر رکھی ہے، وہ کہتے ہیں! کہ اس (رسولؐ) پر اس کے پروردگار کی جانب سے کوئی نشانی کیوں نہیں نازل کی گئی۔ (حالانکہ انہیں علم ہونا چاہیے کہ، اے رسولؐ!) تم صرف انہیں یہ آگاہی دینے والے ہو کہ نازل کردہ احکام وقوانین کی خلاف ورزیوں کے نتائج خوف ناک نکلتے ہیں۔ اور (یہ آگاہی صرف ان کے لئے ہی نہیں بلکہ) تم ہر قوم کے لئے ہدایت دینے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝

8-(حقیقت یہ ہے کہ شرک وانکار کرنے والے اگر صرف اپنی تخلیق اور پیدائش کے بارے میں ہی غور کریں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ) اللہ جانتا ہے کہ ہر مادہ نے (اپنی کوکھ میں) کیا اٹھا رکھا ہے اور جو کچھ رحموں میں سکڑتا اور بڑھتا ہے (تو وہ سب جانتا ہے) اور اس کے پاس ہر چیز کی مناسبت کے پیمانے ہیں۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝

9-(یہ ہے وہ اللہ) جو ان سچائیوں سے بھی باخبر ہے جو ظاہر نہیں ہیں اور ان سے بھی باخبر ہے جو ظاہر ہیں اس لئے وہی بڑا اور بلند مرتبے والا ہے۔

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝

10-(اور وہ اس قدر باخبر اور باریک بین ہے کہ) تم میں سے کوئی شخص چاہے آہستہ بات کرے یا بلند آواز سے بات کرے اور چاہے کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہو یا دن کی روشنی میں چل پھر رہا ہو (اس کے لئے) سب برابر ہیں۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝

11-(اور یہ بھی حقیقت ہے کہ) انسانوں کے آگے اور پیچھے اللہ کے حکم سے اس کے نگران مقرر ہیں (جو اس کے ہر عمل

اور اُس عمل کے نتیجے کے نگران ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب ایک ایک انسان آپس میں منسلک ہو کر کوئی ایک قوم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں تو) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت نہ بدلے۔ چنانچہ (اسی طرح اعمال اور اس کے نتائج کی وجہ سے 14:45 ; 6:164 ; 52:21) جب اللہ کسی قوم کی بربادی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے کوئی نہیں واپس پھیر سکتا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾

12-(مگر بربادیوں سے بچنے کے لئے اور ان سے سبق سیکھنے کے لئے کائنات کے اس قانون پر پھر غور کرو جو تمہارے لئے آس اور امید کا پیغام لیے پھرتا ہے کیونکہ) یہ وہی اللہ ہے جو تمہارے سامنے بجلیاں چمکاتا ہے جنہیں دیکھ کر خوف و ہراس پیدا ہوتا ہے لیکن یہی (چمکتی بجلیاں) تمہارے لئے بہت سی امیدوں کا باعث بھی بنتی ہیں۔ اور (یہ وہی اللہ ہے جس نے ایسا نظام قائم کر رکھا ہے جو) بھاری بادلوں کو اٹھائے پھرتا ہے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

13-اور (ہر طرح کی بجلیاں چاہے وہ رعد یا برق ہو یا صاعقہ ہو وہ سب اسی اللہ کے قوانین کی پابند ہیں، چنانچہ) گرجتی ہوئی بجلیاں اسی اللہ کی پوری قوت سے تیز ترین اطاعت کرتی ہوئی اس کی تحسین وستائش کر رہی ہوتی ہیں۔ اور فرشتے اسی (اللہ) کے خوف سے (اس کی اطاعت میں سرگرمِ عمل اس کی تحسین وستائش کر رہے ہوتے ہیں، 2/30) اور گرنے والی بجلیاں بھی وہی بھیجتا ہے۔ پھر وہ انہیں جس پر مناسب سمجھتا ہے گرا دیتا ہے۔ مگر یہ لوگ (اس قدر زندہ شہادتوں کے باوجود) اللہ کے بارے میں تم سے جھگڑا کرتے رہتے ہیں (اور یہ بھی نہیں سمجھتے کہ) وہ بڑی سخت گرفت میں لے لینے والا ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

14-(اور جس طرح ساری کائنات اللہ کے قوانین کے مطابق سرگرمِ عمل رہتے ہوئے، 6-57/1،1/1 اس کی حمد کرتی جا رہی ہے ایسے ہی اے نوع انساں! یاد رکھو کہ) صرف اسی سے دعائیں مانگنا جائز اور درست ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ کے سوا جن سے دعائیں مانگتے ہیں تو وہ تو انہیں کچھ بھی جواب نہیں دیتے (اور یہ تو ایسے ہی ہے) جیسے کوئی اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف پھیلا دے تا کہ (پانی) اس کے منہ تک پہنچ جائے مگر اس طرح تو وہ ہرگز نہیں پہنچے گا (اور اس

طرح کرنے والے کی کوشش ضائع چلی جائے گی)۔ بہرحال، وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے تو ان کی دعائیں سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں ہیں۔

السجدہ 2

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾

15-حالانکہ (یہ لوگ جو کافر ہیں تو کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ) جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے تو وہ خوشی سے یا ناخوشی سے (یعنی خود بخود یا زیرِ اثر) اللہ کے سامنے جھکا ہوا ہے (یعنی اللہ کے قوانین کے مطابق سرگرمِ عمل ہے۔ اور اگر یہ ان بڑی بڑی چیزوں پر غور نہیں کرنا چاہتے تو پھر کم از کم اپنے جسم پر ہی غور کریں اور دیکھیں کہ کس طرح) ان کے سائے صبح سے شام تک (سمتیں بدلتے رہتے ہیں تو کیا انہیں اپنے سائے یا اس کی سمتیں بدلتے رہنے پر اختیار ہے؟)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

16-(اصل میں دنیا کی مشکلات کے خوف اور اندیشوں اور مجبوریوں اور ہوس و لالچ نے انہیں اللہ پر بھروسے سے دُور کر کے کفر اور شرک کی جانب دھکیل رکھا ہے۔ حالانکہ اس آزمائش میں انہیں اللہ سے چمٹ جانا چاہیے تھا مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ) جب ان سے پوچھا جائے کہ آسمانوں اور زمین کو نشو و نما دینے والا کون ہے؟ تو وہ کہتے ہیں! کہ وہ تو اللہ ہی ہے، تو پھر ان سے پوچھو! کہ تم نے اللہ کو چھوڑ کر کیوں دوسروں کو اپنا ولی بنا رکھا ہے؟ (جن کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ) وہ خود اپنی ذات کے لئے بھی نفع و نقصان کی قدرت نہیں رکھتے۔ (ان دلائل کے بعد ان سے پوچھو کہ) کیا اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یا کیا (ایسا ہو سکتا ہے کہ) ظلمت یعنی تخریبی قوتیں اور نور یعنی تعمیری قوتیں یکساں ہوں؟ (اور پھر ان سے یہ بھی پوچھو کہ) جن کو انہوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے تو کیا انہوں نے بھی کسی کو اللہ کی طرح تخلیق کیا ہے؟ اور کیا ان دونوں کی مخلوق ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے (جس سے یہ اس نتیجے پر پہنچ گئے ہیں کہ اللہ واحد نہیں اور اس جیسے اور بھی ہیں؟ لہٰذا) ان سے کہو! کہ (ان کی ساری سوچ ہی باطل ہے کیونکہ صرف) اللہ ہی ہر شے کا خالق ہے اور وہ (بے مثل) یکتا ہے اور تمام قوتوں کا مالک و غالب ہے۔

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿ؕ۱۷﴾

17-(رہا ان کا یہ اعتراض کہ اللہ نے نور کے ساتھ ظلمت، خیر کے ساتھ شر، آرام کے ساتھ تکلیف حتیٰ کہ صاف پانیوں کے ساتھ بُرے پانی اور خس وخاشاک جھاگ والے پانی کیوں پیدا کر رکھے ہیں؟ حالانکہ اعتراض کی بجائے اگر یہ غور کریں تو یہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اسی کشمکش سے زندگی اپنی حسین نشو ونما حاصل کرتی ہے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھو کہ) اس نے آسمان سے پانی نازل کیا تو ندی نالے اپنے اپنے ظرف کے مطابق بہہ نکلے ہیں اور پانی کے بہاؤ سے زمین کا میل کچیل جھاگ بن کر سطح پر آجاتا ہے۔ (یوں سیلاب اسے بہا کر لے جاتا ہے اور زمین صاف ستھری ہوجاتی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ) جن چیزوں کو آگ میں تپایا جاتا ہے تاکہ ان سے زیورات یا دیگر ضروریات کی چیزیں بنائی جائیں تو اس (کا کھوٹ) جاگ بن کر اوپر آجاتا ہے (اور خالص دھات علیحدہ ہوجاتی ہے)۔ اسی طرح اللہ حق اور باطل کو بیان کرتا ہے (یعنی اس طرح سچائیاں غیر سچائیوں سے ٹکراتی رہتی ہیں تو غیر سچائیاں) جھاگ کی طرح رائیگاں چلی جاتی ہیں اور جو کچھ نوع انساں کے لئے زمین میں نفع بخش ہوتا ہے وہ باقی رہ جاتا ہے۔ (لہٰذا) اسی طرح اللہ مثالوں (سے اپنے قوانین واحکام) واضح کرتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۭ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ ڏ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝18

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

18-(بہر حال) ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے نشو ونما دینے والے کو قبول کرلیا تو ان کے لئے زندگی کے حسن کی خوشگواریاں ہیں (الحسنٰی)۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے (نشو ونما دینے والے کو) قبول ہی نہیں کیا (تو اعمال کی جوابدہی کے وقت) اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہو اور وہ اسے فدیہ کے طور پر دے ڈالیں (تب بھی) ان لوگوں کا بُرا حساب ہوگا (اور انہیں عذاب سے نجات نہیں مل سکے گی) اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جو بہت ہی بُرا مقام ہے۔

ع 2/11/8 النصف

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝19

19-(اس لئے عقل وبصیرت سے کام لو اور غور کرو کہ) ایک شخص وہ ہے جسے علم ہے کہ جو کچھ تمہاری جانب تمہارے نشو ونما دینے والے کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے (یعنی ایسی سچائی ہے جو اپنی گواہی آپ ہے جس طرح روشنی کو دیکھنے کے لئے کسی دوسری روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنی گواہی آپ ہوتی ہے۔ تو کیا وہ) اس شخص کی مانند ہوسکتا ہے جو اندھا ہے۔ (لیکن ان مثالوں سے سچائیوں کی) صرف وہی لوگ آگاہی حاصل کرتے ہیں جو عقل ودانش سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

الَّذِيۡنَ يُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَلَا يَنۡقُضُوۡنَ الۡمِيۡثَاقَ ۙ‏ ﴿۲۰﴾

20-(لیکن یہ وہ عقل نہیں ہونی چاہیے جو انسان کو اپنے مفادات کی پرستش سکھاتی ہے بلکہ یہ اُن کی عقل کی طرح ہونی چاہیے) جو لوگ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں (یعنی یہ کہ وہ اللہ کے احکام وقوانین کو اختیار کیے رکھتے ہیں) اور وہ اپنے اس اقرار کو کبھی نہیں توڑتے۔

وَالَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَيَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَيَخَافُوۡنَ سُوۡۤءَ الۡحِسَابِ ؕ‏ ﴿۲۱﴾

21-اور یہ وہ لوگ ہیں جو (اُن رشتوں کو) جوڑے رکھتے ہیں جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دے رکھا ہے کیونکہ وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں (کہ اگر ایسا نہ کیا گیا) تو پھر جو حساب دینا پڑے گا وہ بہت بُرا ہوگا جس کی وجہ سے وہ خوف زدہ رہتے ہیں۔

وَالَّذِيۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۤـئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى الدَّارِۙ‏ ﴿۲۲﴾

22-اور یہ وہ لوگ ہیں جو (زندگی کی مصیبتوں میں بھی تگ و دو جاری رکھے ہوئے) اپنے پروردگار کی خوشی حاصل کرنے کے لئے ڈٹے رہتے ہیں۔اور نظامِ صلواۃ قائم کرتے ہیں (جس میں نماز بنیادی جز ہے جسے وہ ادا کرتے رہتے ہیں)۔ اور زندگی کی نشوونما کا جو سامان ہم نے انہیں عطا کر رکھا ہے وہ اس میں سے (حقیقی ضرورت مندوں کے لئے) پوشیدہ اور اعلانیہ (دونوں طرح) خرچ کرتے رہتے ہیں اور زندگی میں حسن و توازن پیدا کرنے کے ذریعے بُرائی کو دور کرتے رہتے ہیں۔لہٰذا، یہ ہے ایسے لوگوں کا عقبی الدار یعنی ان کی جدوجہد کا اس دنیا میں حسین انجام اور اگلی دنیا میں ایسا گھر یا مقام جو ابدی مسرتوں سے لبریز ہوگا۔

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰۤـئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍۚ‏ ﴿۲۳﴾

23-(اور یہ لوگ) سدا بہار جنتوں میں داخل ہوں گے (جہاں وہ خود بھی رہیں گے) اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے جیون ساتھی اور ان کی اولاد میں سے جو بھی سنور نے سنوارنے والے کام کرتے رہے ہوں گے، وہ بھی ان کے ساتھ رہیں گے۔اور ان پر تمام اطراف سے (عزت واحترام دینے کے لئے) فرشتے اترتے رہیں گے۔

سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِؕ‏ ﴿۲۴﴾

24-(اور استقبال کے لئے حسین صدائیں اٹھ رہی ہوں گی کہ) سلم علیکم (یعنی تم پر سلامتی ہو کیونکہ اب تم ایسی جگہ آ گئے

ہو جہاں تم ہر آفت، ہر تکلیف، ہر مشقت، ہر خطرے اور ہر اندیشے سے محفوظ ہو) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ (اللہ کے احکام وقوانین کی اطاعت میں مصیبتوں کے باوجود) تم ثابت قدم رہ کر ڈٹے رہے۔ لہٰذا، تمہارے آخرت کے مقام کے لئے یہ ہیں راحتوں بھری خوشگواریاں (جو تمہیں میسر آتی رہیں گی)۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝۲۵

25-اور (ان کے برعکس) وہ لوگ جنہوں نے اس عہد کو جو انہوں نے اللہ کے ساتھ نہایت مضبوطی سے باندھا تھا (کہ وہ اس کے احکام وقوانین پر چلتے رہیں گے) کو توڑ ڈالتے ہیں اور (جن رشتوں) کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دے رکھا ہے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں اور وہ زمین میں امن واطمینان تباہ کر کے زندگی کے حسن وتوازن کو بگاڑ ڈالتے ہیں (تو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی) محبت سے محروم ہو جائیں گے اور ان کے لئے ایسا مقام ہوگا جو بہت ہی برُا ہوگا۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝۲۶ ع 3/8/9

26-(اس لئے یاد رکھو! کہ آزمائش کے لئے) اللہ جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے اس کے سامانِ زندگی کو کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے رزق کو) ایک پیمانے کے مطابق بالکل ناپا تُلا تنگ کر دیتا ہے۔ اور وہ (لوگ جو کافر ہیں وہ) دنیا کی زندگی سے ہی بہت مسرور ہیں، حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کی (خوشگواریوں اور سرفرازیوں کے مقابلہ میں) کوئی چیز نہیں ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝۲۷

27-اور (ایک بار پھر اسی اعتراض کی طرف آؤ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، 13/7 یعنی) یہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے، وہ کہتے ہیں! کہ اس (رسولؐ) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی (یعنی کوئی معجزہ) کیوں نہیں نازل ہوا۔ (اے رسولؐ ان سے) کہو! کہ اللہ جسے مناسب سمجھتا ہے اسے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے (مگر اس قانون کے مطابق کہ قرآن جن حقائق کی واضع آگاہی دیتا ہے اگر ان سے بھی یہ لوگ اللہ کی نشانیوں کو نہیں پہچان سکتے تو پھر ایسے لوگوں کو گمراہی سے نہیں بچایا جا سکتا، 27/80,81)۔ اور جو اللہ ہی کی طرف توجہ کر لے تو (اللہ) اسے اپنی طرف آنے والی ایسی درست وروشن راہ دکھا دیتا ہے جو اطمینان بھری منزل کو جاتی ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝۲۸

28-(لہٰذا) جولوگ نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کوتسلیم کر لیتے ہیں تو ان کے قلوب اللہ کے ذکر یعنی اللہ کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے سے مطمئن ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات پورے ہوش وحواس سے سن رکھو کہ اللہ کا ذکر دلوں کواطمینان بخشتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾

29-(لہٰذا) جولوگ ایمان لائے اور سنور نے سنوارنے والے کام کرتے رہے توانہیں وہ مقام میسر آئے گا جو ہمیشہ رہنے والی خوشحالیوں کے حسن سے لبریز ہوگا۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾

30-(چنانچہ اے رسولؐ!) ہم نے تمہیں اس امت کی طرف اسی طرح رسول بنا کر بھیجا ہے جس طرح یقیناً اس سے پہلے بہت سی امتیں جوگزر چکی ہیں (ان کی طرف رسول بھیجے تھے)۔ مقصد یہ ہے! کہ جو کچھ ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں، تم وہ ان کے سامنے پیش کردو۔ مگر (ان کی تو حالت یہ ہے کہ) یہ رحمٰن کوتسلیم ہی نہیں کرتے (یعنی یہ لوگ تسلیم ہی نہیں کرتے کہ اللہ سنورنے والوں کی مرحلہ وار مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔ لیکن اے رسولؐ! تم) اعلان کیے رکھو! کہ میرا پروردگار وہی ہے جس کے سوا کسی کی پرستش واطاعت نہیں کی جاسکتی اور میں نے (اپنی ساری جدوجہد کے لئے) اسی پر پورا پورا بھروسہ کر رکھا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کئے رکھتا ہوں (یعنی وہی میری توجہ کا مرکز ہے)۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْــــَٔـسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٣١﴾

ع 4/5/10

31-اور (رسولؐ سے معجزے یا نشانی کا مطالبہ کرنے والوں کے کفر کا یہ عالم ہے کہ) اگر کوئی ایسا قرآن بھی ہوتا جس سے پہاڑ چلنے لگ جاتے یا زمین پھٹ جاتی یہاں تک کہ اس سے مُردے بھی بولنے لگ جاتے (تو یہ لوگ پھر بھی ایمان نہ لاتے)۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے تمام معاملات کو اپنے اختیار میں رکھا ہے۔ اس لئے کیا ابھی بھی یہ اہلِ ایمان اس بات کو نہیں سمجھے کہ اگر اللہ مناسب سمجھتا تو سب کو درست وروشن راہ دکھا دیتا (مگر یہ بات اس نے انسان کے اختیار وارادہ پر چھوڑ دی ہے، 18/29، 76/3۔ لہٰذا) وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی

اختیار کر رکھی ہے تو انہیں ان کی صنعتوں کے باعث (صنعوا) (یعنی ان کی وہ کار اگریاں جن سے وہ انسانیت کی تباہی چاہتے ہیں تو ان کے باعث انہیں خود بھی) ہمیشہ سخت مصیبتیں پہنچتی رہیں گی بلکہ یہ ان کے گھر تک اُتر آئیں گی (اور یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا) یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ جائے گا اور اس میں کوئی شک و شبے والی بات ہی نہیں کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف کچھ کرتا ہی نہیں۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾

32-اور یہ بھی حقیقت ہے (کہ یہ سب کچھ مرحلہ وار ہوگا اور اے رسولؐ! یہ تمہاری باتوں کا مذاق بھی اڑائیں گے لیکن تم اس سے دلبرداشتہ نہ ہونا، کیونکہ) تم سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ مذاق کیا جاتا رہا مگر ہم کافروں کو مہلت دیتے رہے۔ پھر ہم نے انہیں گرفت میں لے لیا۔ (لہٰذا، اب تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو جان لو گے کہ) ہماری جانب سے دی گئی سزا کس قدر سخت تھی۔

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾

33-(چنانچہ اے نوعِ انساں اب ذرا غور کرو کہ) نفس رکھنے والے ہر ایک کے کاموں کے نتائج پر جو اللہ پوری پوری نگاہ رکھے ہوئے ہے تو کیا وہ (اپنی مدد کے لئے ان کا محتاج ہو سکتا ہے) جنہیں یہ لوگ (خدا) بنا کر اللہ کے اختیارات میں شریک کیے رکھتے ہیں؟ (لہٰذا، ان سے) کہو! (کہ اللہ کے علم کی وسعتوں کے بارے میں تو تمہیں بتلا دیا گیا ہے۔ اب تم جنہیں اللہ کا شریک قرار دیتے ہو تو ان کے) نام تو لو کہ (وہ کون ہیں تاکہ پتہ چلے کہ) روئے زمین پر کونسی بات ایسی ہے جو اللہ کے علم سے باہر ہے اور وہ اس کے بارے میں اللہ کو خبر دیتے ہیں یا (کیا یہ بات ہے کہ، اے انسان! تم نے کبھی ان باتوں کی گہرائیوں میں اتر کر غور نہیں کیا اور محض) سطحی طور پر ایسی بات کرتے رہتے ہو (اور جو سنتے آئے ہو بس وہی دہرا دیتے ہو۔ یاد رکھو کہ) کافروں کے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی ہے تو ان کی پُرفریب تدبیریں ان کے لئے خوشنما بنا دی گئی ہیں۔ چنانچہ انہیں (اسی وجہ سے درست و روشن) راہ سے روک دیا گیا ہے۔ اور اللہ جسے درست راہ سے ہٹا دے تو پھر اسے کوئی درست و روشن راہ نہیں دکھا سکتا۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ﴿٣٤﴾

34-(بہر حال، ان کے غلط طریقوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوگا۔ (مگر یہ طے ہے کہ) انہیں اللہ کی گرفت سے بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝۳۵

35-(ان کے برعکس) متقیوں کے لئے یعنی ایسے لوگ جنہیں اپنے اوپر اس قدر اختیار ہے کہ وہ تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین کو اختیار کیے رکھتے ہیں تو ان کے لئے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی مثال (یوں سمجھو کہ ایک باغ ہے) جس میں شفاف پانیوں کی ندیاں رواں ہیں، اس کے پھل اور اس کے سائے لازوال ہیں۔ مگر یہ انجام ہے ان لوگوں کا جو تقوا اختیار کیے رہتے ہیں۔ (لیکن ان کے برعکس ایمان سے انکار کرنے والوں کا یعنی) کافروں کا انجام (دوزخ کی) آگ ہے۔

(**نوٹ**: جنت کے بارے میں اس آیت میں نہایت اہم آگاہی دی گئی ہے کہ یہ ایک ''مثل'' ہے یعنی جو کچھ جنت کے بارے میں بتلایا جاتا ہے وہ ایک مثال ہے کیونکہ انسان صرف دنیا کی راحتوں اور سہولتوں کو مدنظر رکھ کر ہی سوچ سکتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جنت دنیا کی راحتوں اور سہولتوں سے بڑھ کر کہیں زیادہ حسین مسرتوں کا مقام ہے جو انسانی دانش میں نہیں آسکتا)۔

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝۳۶

36-چنانچہ وہ لوگ (جو پہچاننے والے ہیں اور ان کو) ہم کتاب دے چکے ہیں تو وہ اس بات پر بہت خوش ہوتے ہیں جو کچھ ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ البتہ ان کے گروہوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اس کی بعض باتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ (مگر اے رسولؐ! ان سے) کہہ دو! کہ مجھے تو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی ہی پرستش و اطاعت کروں اور کسی کو اس کے اختیارات میں شریک نہ کروں۔ (چنانچہ اس سچائی کی طرف) میں تمہیں بھی دعوت دیتا ہوں اور اس کی طرف خود بھی رجوع کیے رہتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝۳۷ ع 5 6 11

37-لہٰذا، اسی مقصد کے لئے ہم نے اس ضابطۂ احکام کو وضاحت کے ساتھ صاف صاف بیان کر دینے والا بنا کر نازل کیا۔ (اس کے باوجود، اے نوع انساں!) جبکہ یہ علم تمہارے پاس آچکا ہے تو اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی (جنہوں نے درست وروشن راہ کو گم کر رکھا ہے) تو پھر تمہارے لئے اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی تمہارا ولی ہوگا اور نہ ہی

کوئی تمہیں بچانے والا ہوگا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

38-اور(باقی رہا ان کا یہ اعتراض کہ انہی جیسا ایک انسان کس طرح رسولؐ بنا دیا گیا ہے تو ان سے کہہ دو! کہ) اگر تحقیق کرو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ ہم نے تم سے پہلے (یعنی اس رسولؐ سے پہلے) بھی رسولوں کو بھیجا تھا (اور وہ بھی انسان ہی تھے اور) ہم نے ان کے لئے بھی بیویاں بنائیں اور اولاد بھی۔اور (اس اعتراض کے بعد اب ان کا یہ تقاضا ہے کہ یہ رسولؐ اپنی مرضی سے کوئی آیت کیوں نہیں لاتا، تو ان سے کہہ دو! کہ) یہ بات کسی رسول کے اختیار میں نہیں ہوتی کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی آیت لے آئے کیونکہ ہر بات وقت کے ضابطے کی پابند ہوتی ہے۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

39-(یہی وجہ ہے کہ قرآن سے پہلے نازل شدہ احکام وقوانین میں) اللہ نے جسے مناسب سمجھا کہ (مٹا دیا جائے تو) اسے مٹا دیا اور جس کو مناسب سمجھا اسے باقی رہنے دیا۔اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے (یعنی نوع انساں کی طرف جو کچھ بھی وحی کیا گیا ہے تو وہ اللہ کے لامحدود علم سے وحی کیا گیا ہے جو ام الکتاب ہے)۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾

40-اور (قرآن میں جن باتوں کا) ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو وہ بہرحال ہو کر رہیں گی۔(ان میں سے) کچھ تو (اے رسولؐ) تمہارے سامنے وقوع پذیر ہو جائیں گی یا تمہاری زندگی کے دن پورے ہو جانے کے بعد (وقوع پذیر ہوں گی)۔لیکن تمہارا (ذمہ یہ ہے کہ تم اس ضابطۂ ہدایت کو نوعِ انساں تک) پہنچا دو۔اور حساب لینا ہمارا کام ہے (کہ کون اس کے مطابق عمل کرتا رہا اور کون اس سے انکار کرتا رہا یا اس کی خلاف ورزی کرتا رہا)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾

41-(اور یہ ہمیں حساب دینے سے انکار کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ) کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم کس طرح زمین کو اس کے اطراف سے گھٹاتے چلے جا رہے ہیں اور یہ اللہ کا حکم ہے جو طاری ہے یعنی یہ اللہ کا قانون ہے جو طاری ہے اور کوئی ایسا نہیں جو اس کے حکم کو پیچھے ڈال سکے۔(اس لیے یاد رکھو کہ) وہ حساب لینے میں تاخیر نہیں کرتا (کیونکہ اس کا نظام ایسا ہے کہ ہر عمل اپنا نتیجہ ساتھ لئے ہوئے ہوتا ہے اس لئے حساب میں تاخیر نہیں ہوتی)۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

42-حالانکہ (اللہ کے احکام وقوانین کو پیچھے ڈالنے کے لئے یعنی غلط ثابت کرنے کے لئے) یہ حقیقت ہے کہ ان سے پہلے بھی لوگوں نے بڑی بڑی تدبیریں کیں (مگر کسی کی کچھ پیش نہ گئی) کیونکہ ساری کی ساری تدبیریں اللہ کی ہیں۔اُسے نفس رکھنے والے ہر ایک کے کام کے نتیجے کا علم ہے۔ بہر حال، کافروں کو بہت جلد علم ہو جائے گا کہ آخر کس کو کیا مقام میسر آتا ہے۔

ع 6 6/12 وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۴۳

43-اور (اے محمدؐ) جن لوگوں نے کفر اختیار کر رکھا ہے وہ یہ کہتے ہیں! کہ تم رسول نہیں ہو۔ان سے کہو! (کہ اس سچائی کے لئے) میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی شہادت ہی کافی ہے۔اور (انسانوں میں اس شخص کی گواہی بھی قابلِ اعتبار ہے) جس کے پاس کتاب یعنی نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کا علم ہے (کیونکہ وہ سمجھ سکتا ہے کہ قرآن کے احکام و قوانین وسچائیاں اللہ کی نازل کردہ ہیں جو محمدؐ کو رسول ثابت کرتی ہیں)۔

ایمان

(نوٹ: ایمان کا مادہ (ام ن) ہے اور اَمن۔امین۔آمنو۔مومن۔آمنین۔امون۔امنا۔مومنون جیسے الفاظ اِسی مادہ سے اخذ کیے گئے ہیں۔اِس کا بنیادی مطلب ہے ''ناقابل تردید سچائیوں کو تسلیم کرکے اور اختیار کرکے ایسی حالت میں داخل ہو جانا جس میں کوئی خوف اور ذہنی کشمکش نہ ہو'' ایمان کا لفظ کیونکہ امن سے نکلا ہے اور امن کا اپنا مطلب بھی ایسی حالت ہے جس میں کوئی خوف اور کشمکش نہ ہو۔اسی وجہ سے: جو دیگر مطالب امن کے مادے سے اخذ کیے جاتے ہیں وہ یوں ہیں: خیانت کی ضد۔تصدیق کرنا۔بھروسہ اور اعتماد کرنا۔امن کی ضمانت دینے والا۔محافظ۔حفاظت۔یقین کرنا۔ماننا۔تسلیم کرنا۔اطاعت کرنا۔سرتسلیم خم کرنا۔قرآن کی سورۃ 2 آیت 177 کے لحاظ سے پانچ بنیادی حقیقتیں ہیں جن پر ایمان لانے سے انسان مومن ہو جاتا ہے یعنی اللہ پر۔یوم آخرت پر۔ملائکہ پر۔نازل کردہ کتابوں پر اور انبیاء پر۔لہٰذا' اِن کا یا اِن میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے۔اسی آیت کے مطابق مذکورہ پانچ حقیقتوں پر ایمان کی وجہ سے انسان کے دل میں کشادگی اور نگاہوں میں وسعت پیدا ہو سکتی ہے۔قرآن کی سورۃ 59 کی آیت 23 میں اللہ کو المومن بھی کہا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ اللہ تمام کائنات کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور جو اُس کی نازل کردہ سچائیوں' احکام اور قوانین پر بھروسہ کرتا ہے' تو وہ اُسے تخریبی قوتوں کی تباہیوں سے محفوظ رکھتا ہے)۔